نقش آغاز   بسم اللہ الرحمن الرحیم   مولانا راشد الحق سمیع

عظیم داعی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کے جانشین وفرزند

حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی کی دارالعلوم حقانیہ آمد

الحمدللہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ عالم اسلام اور ہندوپاک کی ایسی روح پرور علمی و دینی درسگاہ ہے جس میں وقتاً فوقتاً عالم اسلام کے مشاہیر اور زعماء ملت تشریف لاتے رہتے ہیں، اور دارالعلوم کے ساتھ اپنی محبت ووابستگی کا اظہار فرماتے رہتے ہیں، اسی سلسلے میں مورخہ ۷۔اپریل ۲۰۱۵ء بروزمنگل بمطابق ۱۷رجمادی الثانی ۱۴۳۶ھ کو جامعہ دارالعلوم حقانیہ ایک ایسی بابرکت وقدآور شخصیت اپنے وفد کے ہمراہ تشریف لائیں جن کی آمد سے دارالعلوم حقانیہ کی رونق وعزت میں چار چاند لگ گئے۔ آپ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا ،صدر مدرس جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور (ہندوستان) مرکزی رہنما وسرپرست عالمی تبلیغی جماعت کے فرزندِ ارجمند وجانشین ہیں اور اس عظیم نسبت کے علاوہ ہندوستان کی دو عظیم علمی وروحانی درسگاہوں دارالعلوم دیوبند و دارالعلوم مظاہر العلوم کے سرپرست اعلیٰ بھی ہیں، ماشاء اللہ آپ بہت بڑی روحانی شخصیت و پیرطریقت ہونے کیساتھ اپنے والد گرامی شیخ الحدیث مولانا زکریا قدس سرہ کا سلسلہ دنیا بھر میں پھیلا دیا ہے۔ آپکے عقیدت مندوں اور فیض یافتگان کی تعداد ہزاروں سے بھی آگے پہنچ گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں سینکڑوں مدارس اور چھوٹے بڑے مکاتب کی نگرانی وسرپرستی بھی فرماتے رہتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت طلحہ صاحب مدظلہ اس وقت برصغیر کے متفق علیہ دیوبندی بزرگ ہیں تو مبالغہ نہ ہوگا جنہیں پاکستانی جماعتوں کیساتھ ساتھ ہندوستان کے تمام علماء، مشائخ، مذہبی تنظیمیں بھی حقیقی طور پر تسلیم کرتی ہیں۔

حضرت مدظلہ سے ویسے تو حرمین شریفین میں سال بہ سال الحمدللہ ملاقات کا شرف حاصل رہتا ہے، لیکن ہم سب کی یہ دیرینہ تمنا تھی کہ آپ جامعہ دارالعلوم حقانیہ بھی تشریف لائیں کیونکہ حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ اور دارالعلوم سہارنپور کے علماء و مشائخ اتفاق سے دارالعلوم اس وقت تشریف نہ لا سکتے تھے، بہرحال پچھلے سالوں راقم نے حضرت کی لاہور آمد کے موقع پر دارالعلوم تشریف لانے کی درخواست پیش کی جو آپ نے قبول کرکے آئندہ دورہ کے موقع پر آنے کا وعدہ فرمایا۔ پھر اس کے بعد دارالعلوم حقانیہ کے

قابل فخر فرزند پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب مدظلہ کی خصوصی دلچسپی وتحریک پر آپ دارالعلوم تشریف لائے، دارالعلوم میں آپ کی آمد کے موقع پر عید کا سماں پیدا ہوگیا تھا مختصر وقت اور بغیر اطلاع کے باوجود ہزاروں علماء فضلاء صوبہ بھر سے تشریف لا چکے تھے، حضرت والا مدظلہ نے نماز ظہر ہمارے غریب خانے میں ادا کی پھر اس کے بعد دارالعلوم کے دارالحدیث ہال میں باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور حضرت کاندھلویؒ کے آباؤ اجداد کے شاندار علمی، اصلاحی اور دعوتی خدمات پر روشنی ڈالی، اس کے بعد مجلس میں دیگر شرکاء کا مختصر تعارف فرمایا۔ جس میں عالمی ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی صدر حضرت مولانا عبدالحفیظ مقیم مکہ مکرمہ اور پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب مہتمم دارالعلوم زکریا ترنول راولپنڈی، پیر طریقت حضرت مولانا مفتی مختار الدین شاہ سجادہ نشین دارالعلوم کربوغہ کوہاٹ، مولانا عبدالقیوم حقانی مہتمم جامعہ ابوہریرہ، شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحلیم (دیربابا)، شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب، مولانا مفتی سیف اللہ حقانی صاحب، مفتی محمد یوسف صاحب کراچی، مولانا عدنان کاکاخیل معروف خطیب و دینی سکالر، شیخ الحدیث مولانا سعید اللہ شاہ دارالعلوم اسلامیہ مسجد درویش پشاور، پروفیسر محمد بہادر صاحب وائس چانسلر بینظیر بھٹو یونیورسٹی دیر، مولانا فضل علی حقانی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام (ف)، مولانا قاری محمد عمر علی مہتمم تحسین القرآن، مولانا یحییٰ لدھیانوی فرزند حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مفتی شاہد محمود راولپنڈی، وغیرہ شامل تھے، مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب اور مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نے بھی حضرت کاندھلوی اور ان کے آباؤ اجداد کے پس منظر کو بیان کرنے کے بعد ان سے طلباء کو اجازت حدیثِ دینے اور وعظ ونصیحت کرنے کی درخواست کی۔ حضرت انتہائی کم گو، سادہ مزاج، جبوں وقبوں سے دور بلکہ نفور، خطیبانہ نازنخروں سے ناآشنا، انتہائی سادہ لب ولہجہ میں خطاب فرمانے لگے۔ بچپن سے بڑھاپے تک جن جن اکابر سے فیض یاب ہوتے رہے، دھیمے دھیمے انداز میں اس کا تذکرہ کرتے رہے، علمائے دیوبند اور علمائے سہارنپور کی بنیادی تین چیزوں دعوت، تدریس اور تزکیہ پر زور دیا۔ حاضرین مجلس بیان سے زیادہ اُن کی روحانیت شخصیت اور دیدار سے فیضیاب ہوتے رہے۔ مجلس میں انوارات و برکات کی بارش تھی، الغرض ایک روح پرور نورانی اجتماع تھا جسکی یادیں دلوں کی دنیا اور یادوں کی بستی میں تازہ رہیں گی۔

نوٹ: تفصیلی رپورٹ کے لئے مولانا حبیب اللہ حقانی کی رپورٹ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں